تعلیماتِ قرآن

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ
قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ
وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ
عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا
وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ﴿١٢﴾

آخری قسط

قرآن میں نیک کردار خواتین

قرآن مجید میں حضرت آسیہ اور حضرت مریم کو واقعی مثالی نوعیت کا حامل ہے جس کا اطلاق ان بھی خواتین پر ہوتا ہے جو ایمان لا کر اخلاق پر ثابت قدم رہیں اور لطف خداوندی کی مصداق بن گئیں۔ "راہ اسلام" کے گذشتہ شمارہ میں حضرت آسیہ کا اجمالی تذکرہ پیش کیا جا چکا ہے۔ ذیل میں حضرت مریمؑ کا تذکرہ حاضر خدمت ہے۔

مریم بنت عمران:

عمران کی زوجہ "حنہ" نے بارگاہ خداوندی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا کی کہ "اے خدا مجھے ایک فرزند عطا کر دے" تب تک ان کے کوئی اولاد نہ تھی اور عمر اولاد کے قابل مدت گزر چکی تھی۔

خداوند عالم نے زوجۂ عمران کی دعا قبول کر لی اور حمل نمودار ہوئے اور بچہ کی ولادت کا وقت بھی آ گیا۔ بچہ کی ولادت ہوئی ایک لڑکی! "اے میرے خدا! تم نے لڑکی دی اور میں تو لڑکے کی خواہشمند تھی تاکہ اس کو اس عبادت گاہ کا خادم بنا دیتی ......"

چونکہ زوجۂ عمرانؑ کی یہ منت تھی کہ وہ اپنے بچے کو بیت المقدس کا خادم مقرر کریں گی اور یہ کام لڑکوں کے سپرد کیے جاتے تھے لڑکیوں کے سپرد نہیں اسی وجہ سے زوجۂ عمران غم کے دریا میں ڈوب گئیں لیکن خداوند عالم نے الہام کے ذریعہ انہیں سمجھایا کہ "ہم تمام باتوں سے بخوبی واقف ہیں"۔ اس عورت نے جب یہ بات سنی تو قدرے اطمینان ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے جو منت مانی تھی اسی کے مطابق عمل بھی کیا اور اپنی بچی کو متولیان عبادت گاہ کے سپرد کر دیا لیکن افسوس کہ موت نے عمرانؑ کو اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اپنی لڑکی کا چہرہ دیکھ پاتے کیونکہ لڑکی کی ولادت سے پہلے ہی وہ اس دنیا سے چل بسے تھے۔

اس لڑکی کا نام مریم "ع" رکھا گیا۔ جو اس مقدس عبادت گاہ کے ماحول میں پلتے ہوئے مربی معنوی کے مطابق سن بلوغ کو پہنچ گئیں۔ اور قرعہ اندازی کے ذریعہ ان کی کفالت و سرپرستی کی ذمہ داری حضرت زکریا پیغمبر کے سپرد ہو گئی جو ان کی خالہ کے شوہر تھے تو اس طرح حضرت زکریاؑ کی سرپرستی میں حضرت مریم عبادت الٰہی اور عبادت گاہ کی نگرانی میں مشغول ہو گئیں اور ایسا عظیم مرتبہ حاصل کر لیا کہ انہیں خداوند عالم کی جانب سے طعام حاصل ہونے لگا۔ وہ ایسے پھل کھایا کرتی تھیں جن کی فصل نہیں ہوتی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت زکریاؑ بھی حیران رہ جاتے تھے۔

آہستہ آہستہ حضرت مریم جوان ہو گئیں اور قرآن کریم

سورہ مریم آیت ۲۳ ہیں۔ مذکورہ تفصیلات سے
...ق کسی انسان سے قربت کے بغیر وہ حاملہ ہو گئیں اور ان
...کے بطن مبارک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی
...مریم کا یہ بیٹا دنیا والوں کے لئے خداوند عالم کی نشانی
...ن گیا۔ عیسیٰؑ نے گہوارہ میں ہی بولنا شروع کر دیا اور اپنی
...بوت و رسالت کا آوازہ دیتے ہوئے اپنی والدہ کی طہارت
...پاکیزگی کا اعلان کر دیا اور اس پاک کردار خاتون پر الزام لگانے
...ے افراد شرمندہ ہو کر رہ گئے۔ عہدہ رسالت پر فائز ہونے
...د حضرت عیسیٰؑ نے مظلوم و پسماندہ و محروم لوگوں کی
...جات و خوشحالی کے لئے مسلسل جدوجہد میں مصروف ہو گئے۔

حضرت مریمؑ کی اس داستان کو خداوند عالم نے صاحب
...یمان لوگوں کے لئے ایک درس عبرت بنایا اور وہ صالح و
...احب ایمان خواتین کے لئے نمونۂ عمل بن گئیں۔

دو فاسد عورتیں:

حضرت نوحؑ و حضرت لوطؑ نامی پیغمبروں کی ازواج
...جو خداوند عالم کے دو صالح بندوں کی شریک حیات
...ھیں لیکن دونوں ان کے الٰہی مشن و منصوبے کے ساتھ نہ رہیں
...ان کی راہ و روش سے منحرف ہو گئیں۔

ان دونوں عورتوں کا انحراف اس حد تک بڑھ گیا کہ
...غمبروں سے ان کی قربت بھی انہیں ہلاک ہونے سے
...بچا سکی اور ان کے شوہر بھی اپنی شفاعت کے ذریعہ انہیں
...اب خداوندی سے محفوظ نہ رکھ سکے۔ انہیں سے
...ک دریائی لہروں کے لپیٹ میں آ گئی تھی اور دوسری
...لے پتھروں کے ذریعہ ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی تھی اور
...کار دونوں کو جہنم کے شعلوں کے حوالے کر دیا گیا اور دونوں
...ایت عبرت آموز انداز میں ہلاکت کا شکار بن گئیں۔

ان دونوں عورتوں کی داستان بھی کافروں کے لئے
تمثیلی نوعیت رکھتی ہے جس کا مصداق وہ لوگ ہیں جنہوں
نے کفر اختیار کر رکھا تھا اور جو اپنی اخلاقی و خیانت کارانہ
روش کی وجہ سے خدا و رسولؐ پر ایمان نہیں لائے
اور جہنم میں ڈال دیئے گئے۔ ان دونوں عورتوں کی داستان
اہل کفر کے لئے عبرت و نصیحت کا باعث ہے کیونکہ ہر
انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے: "کل نفس بما کسبت رھینۃ"
سورہ مدثر آیت ۳۸ اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
جیسا کہ ہے: "ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ" سورہ انعام ۱۶۴
اور پیغمبر کی نسبت کی وجہ سے عذاب الٰہی کے عذاب میں کمی ہونے
والی نہیں ہے۔ پس دونوں عورتوں کی داستان ...
بے ایمان عورتوں کے تعارف کے لئے بطور نمونہ بیان
کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ﴿١٠﴾

آیت ۱۰

بہرحال سورۂ تحریم کی ان آیات کریمہ (آیت ۱۰ و ۱۱)
میں خداوند عالم نے دو مثالیں پیش کی ہیں۔ انہیں
سے ایک مثال کے ذریعہ خداوند عالم نے کفار کا تعارف
پیش کیا ہے اور دوسری مثال مومنین کے حالات کی
ترجمانی کرتی ہے۔ ایک مثال میں شقاوت و ہلاکت پر
مشتمل کفار کی حالت واضح کی گئی ہے کہ انہیں ایسے انجام
سے اس لئے دوچار ہونا پڑا کہ ان لوگوں نے خدا و رسولؐ
کے ساتھ خیانت کی تھی اور خدا و رسولؐ کے ساتھ خیانت
کرنے والوں کو اسی انجام سے دوچار ہونا ہے چاہے
وہ انبیاءؑ سے متصل و منسوب کیوں نہ ہو۔ دوسری مثال
اس حقیقت کی ترجمان ہے کہ مومنین کی نجات و سعادت
بھی خدا و رسولؐ پر ان کے پرخلوص ایمان اور دینی اطاعت
و عبادت ہی کی وجہ سے ہے اور کفار سے ان کی رشتہ داری
کی وجہ سے انہیں کسی نقصان سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔
پس معلوم ہوا کہ خداوند عالم کی نظر میں عظمت و فضیلت کی
کسوٹی تقویٰ و پرہیزگاری ہے اور اس کے علاوہ
کچھ نہیں ہے۔ اس حقیقت کی وضاحت کے لئے وہ جماعت
کفار کی شناخت حضرت نوحؑ و حضرت لوطؑ کی ازواج کو
بطور مثال پیش کرتا ہے اور فرعون کی بیوی آسیہ و عمران کی بیٹی
مریمؑ کی مثال دیگر جماعت مومنین کی نشاندہی کرتا ہے۔

حوالے:

۱۔ تاریخ طبری میں "حنہ" عمران کی بیوی کا نام بتایا گیا ہے۔
۲۔ تفصیلی مطالعہ کے لئے ملاحظہ کیجئے سورہ آل عمران
آیت ۳۵ تا ۳۷۔
۳۔ لفظ مریم کا مطلب ہے عبادت گزار خاتون۔ "انی
سمیتھا مریم ..." آل عمران آیت ۳۶۔
۴۔ آل عمران آیت ۳۷۔
۵۔ سورہ ہود آیت ۴۰ "حتی اذا جاء امرنا
... من سبق علیہ القول"۔
۶۔ سورہ ہود آیت ۸۱ "فاسر باھلک بقطع ...
ما اصابھم"۔
۷۔ تفسیر المیزان از علامہ طباطبائی جلد ۱۹ صفحہ ۳۴۵ و ۳۴۳